49848 ـ اس کا گمان ہے کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء میں کوئي دلیل نہیں پائي جاتی

سوال

ایک بالغ لڑکی رمضان میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کرتی اوردلیل یہ دیتی ہے کہ کتاب وسنت میں کوئي شرعی دلیل نہیں جس میں یہ بیان ہوا ہو کہ ان ایام کی قضاء کرنا واجب ہے ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کتاب ووسنت سے اس کی دلیل دیں تا کہ میں اس لڑکی کونصیحت کرسکوں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں کے مابین یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ حائضہ عورت رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گی ، اس کی دلیل سنت نبویہ میں بھی ملتی ہے اوراجماع بھی اس کی دلیل ہے ۔

معاذۃ رحمہا اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا :

یہ کیا مسئلہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضاء کرتی ہے لیکن نمازوں کی قضاء نہیں کرتی ؟

توعائشہ رضي اللہ تعالی عنہا فرمانے لگیں : کیا تم خارجی ہو ؟ میں نے کہا میں خارجی نہیں ، لیکن سوال کررہی ہوں ۔

عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے فرمایا : ہمیں بھی حیض آتا توہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضاء کی حکم نہیں دیا جاتا تھا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (321) صحیح مسلم حدیث نمبر (335) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حکم متفق علیہ ہے اورسب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حائضہ اورنفاس والی عورت پر اس حالت میں نماز اورروزہ فرض نہیں ، اوراس پربھی اجماع ہے کہ عورت پرنماز کی قضاء واجب نہیں ، اوران کا اس پربھی اجماع ہے کہ روزوں کی قضاء کرنا واجب ہے ۔

علماء رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اس میں فرق یہ ہے کہ نماز بہت زیادہ ہے اوربار بار ادا کی جاتی ہے اس لیے اس کی قضاءکرنا مشکل ہے ، لیکن روزے ایسے نہیں اس لیے کہ پورے سال میں صرف ایک بار روزے فرض ہیں اورہوسکتا ہے اس دوران بھی حیض ایک یا دو دن ہو ۔ اھ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(احرورية) حروری حروراء کی طرف نسبت ہے جوکوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ایک بستی کانام ہے ۔

اورخوارج کا مذہب رکھنے والے حروری کہا جاتا ہے ، اس لیے کہ خوارج میں سے سب سے پہلا گرو جس نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف خروج کیا تھا ان کا تعلق بھی اسی بستی حروراء سے ہی تھا تواس لیے خوارج اسی نسبت سے مشہور ہوگئے ۔

خوارج کے بہت سارے فرقے اورگروپ ہیں ، لیکن ان سب میں ایک متفق اصول اورعقیدہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید میں جوکچھ موجود ہے اسے ہی لیتے ہیں اوراحادیث میں جوکچھ زیادہ بیان کیا گیا ہے اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ مطلقا اسے رد کردیتے ہیں ۔

اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی معاذہ سے کواستفہام انکار کے الفاظ بولے تھے ۔ اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

اہل علم کا اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں بلکہ وہ رمضان کے روزے نہیں رکھیں گی اوراس کے بدلے میں قضاء کریں گے ، اوراس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ روزہ رکھ بھی لیں تویہ روزہ کفایت نہیں کرے گا ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (3 / 39) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتےہیں :

امت کا اس پر اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے ، امام ترمذی اورابن المنذر ، ابن جریر ، اورہمارے اصحاب وغیرہ نے بھی اس میں اجماع نقل کیا ہے ۔ اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (2 / 386) ۔

شيخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

سنت نبویہ اورمسلمانوں کے اتفاق سے یہ ثابت ہے کہ حیض کا خون روزے کے منافی ہے ، لھذا حائضہ عورت روزے نہیں رکھے گی بلکہ روزہ کی قضاء کرے گی ۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (25 / 219) ۔

یہ توسنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دلیل تھی اورپھر علماء کرام کا اجماع بھی کئي ایک نے نقل کیا ہے جس مندرجہ بالا سطور میں تذکرہ بھی کیا جاچکا ہے ، توپھر اس کے بعد یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ :

حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء کی کوئی دلیل نہیں پائي جاتی ؟ !

لھذا سوال میں جس لڑکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسے چاہیے کہ اس غلط بات سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے ، کیونکہ اس قول میں اللہ تعالی کی شریعت اوراس کے احکام کے خلاف کرنے کی جرات ہے ، جسے کسی چیز کا علم نہ اس پر واجب ہے کہ اہل علم سے اس کے بارہ میں سوال کرے اور اسے تلاش کرے ،اور اس کے لیے جائزنہیں کہ وہ اللہ تعالی کے دین میں بغیر علم کے کوئي بات اور کلام نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری اورباطنی فحاشیوں اورگناہ و بغاوت کو بغیر حق کے حرام کیا ہے ، اوریہ (حرام ہے کہ) تم اللہ تعالی کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرو جس کی اللہ تعالی نے کوئي دلیل نازل نہیں فرمائی ، اوریہ بھی حرام کیا ہے کہ توبغیر علم کے اللہ تعالی پر کلام کرتےپھرو الاعراف (33)۔

اورمسلمان کو علم رکھنا چاہیے کہ اس سےجو کلام بھی صادر ہوتی ہے اس سے اس کے بارہ میں پوچھا جائے گا ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

کوئي شخص بھی کلام نہیں کرتا مگر اس کےپاس لکھنے والے تیار ہوتے ہیں ق (18) ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں دین میں بصیرت عطا فرمائے ۔

واللہ اعلم .